

سوبھاگی۔ یوجنا کے آغاز کے موقع پر وزیراعظم کے تقریر کا متن

Posted On: 26 SEP 2017 1:16PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 26 ستمبر۔ پٹرولیم کے وزیر جناب دھرمیندر پردھان جی، توانائی کے وزیر جناب آر کے سنگھ جی، توانائی سیکریٹری جناب اجے کے بھلا، پٹرولیم کے سیکریٹری جناب کپل دیو تریاڈھی، او این جی سی کے سی ایم ڈی ڈاکٹر کے صراف جی اور یہاں موجود دیگر اہم شخصیات۔

آج ایک ساتھ تین مقدس مواقع کی ترویجی کا حسن اتفاق بنا ہے۔ آج نورتری کا پانچواں دن ہے اور اس دن اسکند ماتا کی پرستش کی جاتی ہے، اسکند ماتا کو نظام شمسی کی سرخیل دیوی مانا جاتا ہے۔ اسکند ماتا کے آشیرواد سے نورتر کے ان دنوں میں ملک کی خواتین کی سلامتی اور ان کی زندگی سے جڑی ایک بہت اہم اسکیم کی آج شروعات ہونے جارہی ہے۔

آج ہی محترم پنڈت دین دیال اپادھیائے جی کا یوم پیدائش ہے اور آج ہی ملک کو دین دیال اُورجا بھون بھی مل رہا ہے۔ ماحولیات کی مناسبت اور بجلی کی کم کھپت والی اس گرین بلڈنگ کو قوم کے نام وقف کرتے ہوئے مجھے خوشگوار احساس ہو رہا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت او این جی سی کے ہزاروں ملازمین بطور خاص ویڈیو لنک کے توسط سے اس پروگرام سے مربوط ہیں۔ میں آپ سبھی کو اس خوبصورت بلڈنگ کیلئے مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

آج ایک طرح سے دیکھیں تو یہاں پر روحانیت، عقیدہ اور جدید تکنیک تینوں ہی شعبے توانائی سے جگمگا رہے ہیں، روشن ہیں۔ بھائیو اور بہنو!

پچھلے سال آج کے ہی دن سے غریب کلیان برس کا آغاز ہوا تھا۔ حکومت نے طے کیا تھا کہ ایک سال تک پنڈت دین دیال اپادھیائے جی کے پیدائش کی سالگرہ کو ناداروں کی فلاح و بہبود کی شکل میں منائے گی۔ آج برس کے طور پر بھلے اس کا اختتام ہو رہا ہے لیکن غریب کلیان اس حکومت کی شناخت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

جن دھن یوجنا سے لیکر سوچہ بھارت ابھیان تک، اُجولا سے لیکر مدرتا تک، اسٹارٹ اپس سے لیکر اسٹینڈ اپ انڈیا تک، اُجالا سے لیکر اُڑان تک، آپ کو صرف غریب کا کلیان ہی دکھے گا۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت بھی آئے گی جو 30 کروڑ غریبوں کیلئے بینک کھاتے کھلوائے گی۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی سرکار آئے گی جو ایک روپے مہینے اور 90 پیسے روزانہ کے پریئم پر تقریباً پندرہ کروڑ غریبوں کو بیمہ دستیاب کرائے گی۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو بنا بینک گارنٹی 9 کروڑ کھاتے داروں کو ساڑھے تین لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا قرض دے گی۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو اس بارے میں سوچے گی کہ خواتین کو چولہے میں دھوئیں سے نجات مل سکے۔ کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی سرکار آئے گی جو اس بارے میں سوچے گی کہ ہوائی چپل پہننے والا بھی ہوائی جہاز میں اڑ سکے گا۔

کس نے سوچا تھا کہ کبھی ایسی حکومت آئے گی جو اسٹینڈ کی قیمتیں کم کر دیں گی، گھٹنے کے امپلانٹ کی قیمتیں بھی غریب اور متوسط طبقے کی پہنچ میں لے آئے گی۔

غریب کا سہنا میری حکومت کا سہنا ہے اور غریب کی مشکلیں اس کی روز مرہ کی زندگی میں آنے والی پریشانی کم کرنا میری حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ آج اسی کڑی میں، ملک کے کروڑوں غریب کنیوں سے جڑی، نادار خواتین سے جڑی، ایک بہت ہی بہت اہم اور بہت ہی ضروری یوجنا کی شروعات کی جارہی ہے۔

بھائیو اور بہنو،

اس یوجنا کا نام ہے ”پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوبھاگیہ“

ساتھیو،

آزادی کے 70 برس کے بعد بھی ہمارے ملک میں چار کروڑ سے زائد گھر ایسے ہیں جن میں بجلی کنکشن نہیں ہیں، آپ سوچئے چار کروڑ گھروں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کیسی ہوتی ہوگی۔ آپ تصور کیجئے کہ آپ کی زندگی سے بھی ابھی بجلی چلی جائے تو آپ کی زندگی کیسی ہوگی۔

ساتھیو، سوا سو سال سے زیادہ کا وقت بیت چکا ہے جب عظیم سائنسدان تھامس الو ایڈیسن نے بلب ایجاد کیا تھا۔ دنیا کو اپنی ایجاد دکھاتے ہوئے ایڈیسن نے کہا تھا ”We will make electricity so cheap that only the rich will burn candles“ یعنی ہم بجلی کو اتنی سستی بنادیں گے کہ صرف امیر لوگ ہی موم بتیاں جلائیں گے۔

ہم سبھی کے لئے یہ از حد افسوسناک ہے کہ آج تک ملک کے چار کروڑ گھروں میں بلب تو دور ، بجلی تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ ان گھروں میں آج بھی موم بتیاں جل رہی ہیں، ڈھیری جل رہی ہے، لالٹین جل رہی ہے۔ ان کروڑوں غریب کنبوں میں آج بھی شام کے بعد بچوں کو پڑھنے میں دقت ہوتی ہے، پڑھتے بھی ہیں تو اسی لالٹین کی روشنی میں۔ عیش وعشرت کی بات چھوڑیے گھر کی خواتین کو بھی اندھیرے میں کھانا بنانا پڑتا ہے۔ اس لئے زیادہ تر خواتین پر دن ڈھلنے سے پہلے ہی رسوئی کا کام ختم کرنے کا بھی دباؤ رہتا ہے۔

گھروں میں روشنی نہیں، بجلی کنکشن نہیں، تو اس کا سیدھا اثر راستوں کی روشنی پر پڑتا ہے۔ اندھیرے میں گھر سے باہر نکلنا اور مشکل ہوجاتا ہے۔ خاص طور سے خواتین تو جیسے گھر میں ہی بندھ کر رہ جاتی ہیں۔

بغیر بجلی کے زندگی کے کیسی ہوتی ہے یہ سمجھنا ہمارے آپ کے ہر اس شخص کیلئے ضروری ہے، جس کے پاس بجلی کا کنکشن ہے۔ بغیر بجلی والے ان گھروں میں جب بجلی کا کنکشن پہنچے گا بھی ان کی قسمت چمکے گی۔ تبھی ان کے لئے سوہاگیہ ہوگا۔

پردہان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوہاگیہ : کے تحت حکومت ملک کے ہر ایسے گھر، چاہے وہ گاؤں میں ہوں، شہر میں ہو، دور دراز والے علاقے میں ہو، اس گھر کو بجلی کنکشن سے جوڑے گی۔ کسی غریب سے بجلی کنکشن کے لئے کسی بھی طرح کی محصولات نہیں لیے جائیں گے۔ سرکار غریب کے گھر پر آکر بجلی کنکشن دیگی۔ جس بجلی کنکشن کے لئے غریب کو گاؤں کے مکھیا کے گھر پر، سرکاری دفاتروں میں چکر لگانے پڑتے تھے، اس غریب کو گھر جاکر یہ سرکار خود بجلی کنکشن دیگی۔ بغیر ایک بھی روپیہ لئے ، بجلی کنکشن۔

ملک کے ہر غریب کے گھر میں بجلی کنکشن پہنچانے کے لئے 16 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کا خرچ آئے گی۔ ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اس کا بوجھ کسی غریب پر نہیں ڈالا جائے گا۔

اس سرکار نے غریب کو یہ سوہاگیہ دینے کا عہد کیا ہے۔ غریب کو سوہاگیہ کا یہ عزم ہم ثابت کرکے رہیں گے۔

ساتھیو، پنڈت دین دیال اپادھیائے جی نے کہا تھا۔ ”اقتصادی منصوبوں اور اقتصادی ترقی کی پیمائش معاشرے میں اوپر کی سیڑھی پر پہنچا ہوا شخص نہیں بلکہ سب سے نیچے کی سطح پر کھڑے ہوئے شخص سے ہوگا۔“ یعنی سرکار کے منصوبوں کی جانچ ، ان کی پڑتال اسی بنیاد پر ہونی چاہئے کہ اس سے غریب کی کتنی بھلائی ہوتی ہے۔ آج مجھے خوشی ہے کہ پنڈت دین دیال جی کے یوم پیدائش پر ملک کے کروڑوں غریب کنبوں کے خوابوں کو پورا کرنے والے اتنے بڑے منصوبے کی شروعات ہو رہی ہے۔

گھر میں بجلی نہ ہونے پر غریبوں اور خاص طور پر خواتین بچوں کو جس طرح کی دقت آتی ہے اسے سمجھتے ہوئے ہی سرکار نے ایسے 18 ہزار گاؤں تک بجلی پہنچانے کا عزم کیا تھا، جہاں آزادی کے اتنے برسوں کے بعد بھی بجلی نہیں پہنچی۔ میں نے لال قلعے سے ایک ہزار دن میں یہ کام پورا کر لینے کا وعدہ کیا تھا۔

ان 18 ہزار گاؤں میں سے اب 3 ہزار سے بھی کم گاؤں ہی ایسے بچے ہیں جہاں بجلی پہنچائی جانی باقی ہے۔ میرا یقین ہے کہ ان گاؤں میں بھی مقررہ وقت کے اندر بجلی پہنچ جائے گی۔

بھائیو اور بہنو، نیو انڈیا میں ہر گاؤں تک ہی بجلی نہیں پہنچے گی، بلکہ نیو انڈیا کے ہر گھر میں بجلی کنکشن بھی ہوگا۔“

پردہان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا یعنی سوہاگیہ کی شروعات ہونا سرکار کی قوت ارادی اور ملک میں توانائی کے انقلاب کیلئے اپنائے جارہے طریقوں کا بھی مظہر ہے۔ بغیر بجلی کا بحران دور کیے ، بغیر سہولیات میں سدھار کیے، بغیر پرانے نظام کی تجدید کاری کئے اس طرح کے منصوبے کی شروعات نہیں کی جاسکتی۔ یہ منصوبہ پچھلے تین برسوں میں کیے گئے مرکزی سرکار کی کوششوں کی بھی عکاس ہے۔

ملک کے لوگ وہ دن نہیں بھول سکتے، جب ٹی وی چینلوں پر بڑی بڑی بریکنگ نیوز چلا کرتی تھی، کونلہ گھروں میں ایک دن کا کونلہ بچا، دو دن کا کونلہ بچا۔ بجلی بحران کا وہ دور تھا جب گرٹ فیل ہوجایا کرتے تھے، ریاست کی ریاست اندھیرے میں ڈوب جاتی تھی اور یہ میں کئی دہائی پہلے کی بات نہیں کر رہا ۔ یہ سب کچھ اس دہائی کی شروعات میں ہی ہوا ہے۔ پچھلی حکومت کے دوران ہی ہوا ہے۔

اب یاد کیجئے ، کتنے دن ہوئے ویسی بریکنگ نیوز چلے۔ ساتھیو، ملک بجلی بحران کو پیچھے چھوڑ کر اب بجلی سرپلس ہوجلا ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک بڑی حکمت عملی کے تحت نئے نظریے کے ساتھ، نئی پالیسیوں کے ساتھ ملٹی ڈائمنشنل اسٹیپ اٹھانے سے ہوا ہے۔

ملک کی بجلی سہولیات سدھارنے کیلئے چار الگ الگ مرحلوں پر ایک ساتھ کام کیا گیا۔ پروڈکشن ، ٹرانسمیشن، ڈسٹری بیوشن اور کنکشن۔ اگر پروڈکشن نہیں ہوگی ، ٹرانسمیشن - ڈسٹری بیوشن سسٹم مضبوط نہیں ہوگا تو کنکشن کی چاہے کتنی باتیں کرلی جائیں ، گھر گھر بجلی نہیں پہنچائی جاسکتی تھی۔

اس لئے سرکار بنانے کے بعد سب سے پہلے پروڈکشن بڑھانے پر زور دیا گیا۔ شمسی توانائی ، پانی سے بننے والی بجلی ، کونلے سے بننے والی بجلی اور نیوکلیئر بجلی، سبھی سے پیداوار بڑھانے کیلئے چوطرفہ کام شروع ہوا۔

1. ساتھیو، سال 2015 میں ہم نے کونلہ کانوں کیلئے ایک نیا آرڈیننس لاگو کیا تھا جس کے تحت پہلی مرتبہ کونلہ کانوں کا رپورس ای آکشن ہوا ہے۔ سال 2009 سے 2014 تک پانچ سال میں کونلے کی پیداوار صرف 34 ملین ٹن بڑھی تھی، وہیں پچھلے تین برسوں میں ہم نے 93 ملین ٹن پیداوار بڑھا کر 659 ملین ٹن ہر سال کر دیا ہے۔ مجھے آپ کو بتاتے ہوئے

خوشی ہے کہ اس سرکار کے تین برسوں میں ہی پی ایس یو کے ذریعے کوئلے کی پیداوار میں ہوئے اضافے، پچھلی حکومت کے پانچ برسوں کے دور اقتدار میں ہوئے اضافے کے مقابلے ڈیڑھ گنا سے زیادہ ہے۔

جنہیں کان نہیں، کوئلہ چاہئے، ان کیلئے چار مہینے پہلے حکومت نے شکتی نام سے ایک نئے کوئلہ الاٹمنٹ کی پالیسی بھی لاگو کی ہے۔ اس کے تحت بجلی پیدا کرنے والے تھرمل پلانٹس کو کوئلے کا الاٹمنٹ شفاف طریقے سے نیلامی کے ذریعے کیا جائے گا۔ پچھلے سال فروری میں سرکار کول لنکیج کے دوبارہ الاٹمنٹ کیلئے بھی شفاف نیلامی پالیسی کو جاری کرچکی ہے۔

2. ساٹھیو، جس کوئلے کی نیلامی میں کروڑوں کا گھوٹالہ ہوا تھا اسی کوئلے کی نیلامی کی ایک شفاف اور جدید سہولت اس حکومت نے ملک کو دی ہے۔ یہ اس حکومت کی پالیسیوں کا ارادہ ہے۔ یہ حکومت بجلی کے میدان میں آسانی سے دستیاب، سستی، صاف، منظم، یقینی اور محفوظ بجلی فراہم کرانے کے 6 بنیادی اصولوں پر کام کر رہی ہے۔

3. پچھلے تین برسوں میں سرکار کی کوششوں سے پہلی مرتبہ انسٹالڈ پاور کیپسٹی میں 60 ہزار میگاواٹ کا اضافہ ہوا ہے جو نشانے سے 12 فیصد زیادہ ہے۔

4. ساٹھیو، بھارت کی توانائی کا تحفظ کی تصدیق کرتے وقت ہم نے یہ بھی عزم کیا تھا کہ یہ کام کلین انرجی کو ترجیح دیتے ہوئے کیا جائے گا۔ اس لئے ہی سرکار نے 2022 تک 175 گیگا واٹ کلین انرجی کی پیداوار کا نشانہ رکھا تھا یعنی ایسی بجلی جو شمسی ہوا اور پانی سے بنے۔

5. اس نشانے پر چلتے ہوئے پچھلے تین برسوں میں بھارت میں قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کو تقریباً دوگنا کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں 27 ہزار میگاواٹ سے زیادہ صلاحیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی عرصے میں شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔

6. قابل تجدید توانائی کے شعبے میں مقابلہ آرائی کو بڑھاوا دیکر، سرکار نے یہ بھی یقینی بنادیا ہے کہ وہ ملک کے عام شہریوں کیلئے کفایتی بھی رہے۔ قابل تجدید توانائی کی لاگت میں کمی پر لگاتار توجہ دی جا رہی ہے۔ اسی وجہ سے سال 2016-17 میں ہمیں شمسی توانائی صرف 2 روپے 44 پیسے اور ہوائی توانائی صرف 3 روپے 42 پیسے کے کم سے کم محصول پر ملی ہے۔ اتنی کم قیمتوں میں بین الاقوامی دنیا کا دھیان بھی ہماری طرف مبذول ہوا ہے۔

7. ساٹھیو، سرکار نے بجلی ترسیل کے میدان میں بھی سرمایہ کافی بڑھایا ہے جس کی وجہ سے ملک کے ترسیلی نیٹ ورک میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے تین سال میں ڈیڑھ لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹس پر کام کیا گیا ہے۔ یہ پچھلی سال کے آخری تین برسوں کے مقابلے 83 فیصد زیادہ ہے۔ اس حکومت میں نشانے سے بارہ فیصد سے زیادہ ترسیل لائن لگائی گئی ہیں۔

اس کی وجہ نہ صرف آج ملک کو محفوظ اور متوازن گرڈ دستیاب ہوا ہے بلکہ ہم اب تیزی کے ساتھ ایک قوم، ایک گرڈ، ایک قیمت کے نشانے کی طرف بھی بڑھ رہے ہیں۔

8. بھائیو اور بہنو، برسوں تک ملک کے بجلی کے شعبے سے غفلت برتنے جانے کی وجہ سے اس شعبے کی بہت بڑی کمزوری بن گئی تھی بجلی تقسیم۔ اس وجہ سے جتنی بجلی ملک میں پیدا ہو رہی تھی، اتنی بجلی لوگوں کو مل نہیں رہی تھی۔ بجلی تقسیم کمپنیاں بھی ہر اضافی یونٹ پر مالی نقصان اٹھا رہی تھی۔

اس کمزور کڑی کو توڑنے کیلئے، بجلی تقسیم نظام مضبوط کرنے کیلئے 2015 میں حکومت نے اُچول ڈسکوم ایشورینس اسکیم یعنی اودے کی شروعات کی تھی۔ اودے اسکیم کا مقصد بجلی تقسیم کے کام میں مصروف کمپنیوں میں بہتر کام کاج اور مالی بندوبست قائم کرنا تھا۔ جب ان کمپنیوں میں استحکام ہوگا وہ کاروباری پہلو سے مضبوط ہوں گی، تبھی تقسیم پر بھی توجہ دے سکیں گی۔

آج تین برس کی لگاتار کوشش کی وجہ سے بجلی تقسیم سے متعلق کمپنیوں کی صحت میں سدھار آتا نظر آ رہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ تقسیم کمپنیوں نے اگست 2017 تک تقریباً 23500 کروڑ روپے کی رقم بچائی ہے جو انہیں سود کے طور پر دینی پڑتی ہے۔

اودے کے ایک ہی سال میں سال 2016 کے مقابلے تقسیم کمپنیوں کا سالانہ نقصان سال 2017 میں تقریباً 42 فیصد گھٹ گیا ہے۔ اودے منصوبے کی ترقی کیلئے مقابلہ جاتی معاون، وفاقی کی بھی شاندار مثال موجود ہے۔

9. ساٹھیو، یہ سرکار گاؤں اور شہروں میں بجلی کی تقسیم کے نظام کو مضبوط بنانے کیلئے بھی دو بڑے منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

گاؤں میں دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا چل رہی ہے اور شہروں میں اینٹی گریڈڈ پاور ڈیولپمنٹ اسکیم یعنی آئی پی ڈی ایس۔ ان دونوں منصوبوں سے مربوط 69 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کے منصوبوں کو منظوری دی جاچکی ہے۔ ان منصوبوں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ مرکزی سرکار نے ریاستی سرکاروں کو بھی پچھلے تین برسوں میں بجلی کی تقسیم کے شعبے کے پروجیکٹوں کے تحت تقریباً 22 ہزار کروڑ روپے کی رقم فراہم کرائی ہے۔ یہ رقم پچھلی حکومت کے آخری تین برسوں میں فراہم کرائی گئی رقم سے دو گنا سے بھی زیادہ ہے۔

10. بھائیو اور بہنو، ملک بھر میں بجلی تقسیم کے شعبے میں مرکزی حکومت نے جو فیصلے کیے ہیں، جو پالیسیاں بنائی ہیں، ان کا سیدھا اثر بجلی کو آسان بنانے پر بھی پڑا ہے۔ بجلی کے شعبے میں بجلی کو آسان بنانے کے معاملے میں بھارت سال 2015 میں 99 ویں مقام پر تھا۔ جبکہ اب اس کا درجہ 26 ہو گیا ہے۔ درجے میں اتنا بڑا اچھال اس شعبے کو سدھارنے میں مصروف لوگوں کیلئے فخر کی بات ہے۔

بجلی کے شعبے میں بھارت کے کاموں پر ایک اور بین الاقوامی ایجنسی کی طرف سے پوائنٹ کیا گیا ہے۔ امریکہ کی خلائی ایجنسی ناسا نے پچھلے سال رات میں خلا سے بھارت کی ایک تصویر لی تھی۔ اس تصویر میں بھارت جگمگا رہا تھا۔ ایسی ہی ایک تصویر سال 2012 کی بھی ہے اور اس میں بجلی کے شعبے کی الگ کہانی نظر آتی ہے۔

ساتھیو، یہ حکومت بجلی کے شعبے کو مضبوط کرنے کے ساتھ ہی، اس بات پر بھی زور دے رہی ہے کہ بجلی کی مانگ کم کرنے والے جدید طریقوں کو اپنایا جائے۔ یہ جدید طریقے بجلی تو بچاتے ہی ہیں، لوگوں کا بجلی کا بل بھی کم کرتے ہیں۔

سرکار کی کوششوں کی وجہ سے ایل ای ڈی بلب جو فروری 2014 میں 310 روپے کا تھا، اب ستمبر 2017 میں تقریباً 40 روپے کا ہو گیا ہے۔ اُجالا اسکیم کے تحت اب تک ملک میں 26 کروڑ سے زیادہ ایل ای ڈی بلب بانٹے جا چکے ہیں۔ اس سے لوگوں کو بجلی کے بل میں سالانہ 13 ہزار 700 کروڑ روپے سے زیادہ کی اندازے کے مطابق بچت ہوئی ہے۔ نجی شعبے نے بھی 41 کروڑ سے زیادہ ایل ای ڈی بلبوں کی تقسیم کی ہے۔

اس کے علاوہ حکومت کے ذریعے بجلی بچانے والے تقریباً 13 لاکھ پنکھے اور 33 لاکھ سے زیادہ ٹیوب لائٹس کی بھی تقسیم کی گئی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے پروگرام کے تحت 33 لاکھ 60 ہزار سے زیادہ ایل ای ڈی اسٹریٹ لائٹیں بھی لگائی گئی ہیں۔

ساتھیو، شفافیت اور جوابدہی اس حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ملک کے عام شہری، ملک کا غریب، ملک کا ہر صارف ہمارے لئے سب سے اوپر ہے۔ ان سے ہر سطح پر مشورہ لینا اور انہیں کاموں کی معلومات دینا، دونوں کو ہی لیکر سرکار بہت سنجیدہ ہے۔ موبائل ایپ، ویب پورٹل، ڈیش بورڈ کے ذریعے پروجیکٹوں کی ترقی کو تو لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے، لوگوں سے مشورہ بھی لیا جا رہا ہے۔

ساتھیو ہماری معیشت کی توسیع کو دیکھتے ہوئے یہ بھی فطری ہے کہ آنے والے برسوں میں ہماری توانائی کی مانگ اور بڑھنے والی ہے۔ ایسے میں ہمیں ایک توازن بنا کر چلنا پڑے گا۔ ملک کی توانائی کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ہائیڈروکاربنز کا اہم رول ہے۔ ابھی ملک کی توانائی کی ضرورت خاص طور پر کوئلے سے پوری ہوتی ہے۔ آنے والے دنوں میں اسے ہمیں گیس اور ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی سے بھی متوازن کرنا پڑے گا۔ کاربن سے متعلق اخراج کو کم کرنا ہمارے سی او پی -21 عہد کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے۔

نیو انڈیا میں ہمیں ایک ایسے توانائی لائحہ عمل کی ضرورت ہے جو برابری، مستعدی اور دیرپا ہونے کے اصول پر چلے۔ یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ ہم گھریلو سپلائی کو کتنا بڑھا پاتے ہیں اور برآمد پر اپنا انحصار کتنا کم کر پاتے ہیں۔

اگر 2022 تک ہم تیل برآمد میں دس فیصد کی کٹوتی کرسکیں تو یہ صرف صنعتوں کو ہی نہیں ملک کی معیشت کو بھی مضبوطی دیگا۔ پچھلے دس برس میں خام تیل کی درآمدات پر ہم نے تقریباً ایک ٹریلین ڈالر خرچ کیا ہے۔ یہ ہمارے عام بجٹ سے بھی تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تیل برآمد میں کٹوتی کرکے، جو رقم بچے گی وہ جب ملک کے دیہی علاقوں میں ترقی کے پروجیکٹوں پر خرچ ہوگی تو کتنی زیادہ سماجی اور معاشی ترقی ہوگی۔

ساتھیو، پچھلے تین برس میں تیل اور گیس شعبے میں سدھار کرتے ہوئے بڑے صارفین کی مرکزیت والے اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ جیسے پردھان منتری اُجولا یوجنا، ایل پی جی سبسائیڈی کو براہ راست فائدہ پہنچانے والی اسکیم سے جوڑنا، پائپ کے ذریعے قدرتی گیس سپلائی اور سٹی گیس تقسیم نیٹ ورک کی توسیع کرنا، ایل پی جی کووریج بڑھانا۔

اس کے علاوہ پالیسی سطح پر بھی کئی بڑے فیصلے کیے گئے ہیں جیسے رقیق ایندھن کی قیمت کو ڈی ریگولیٹ کرنا، گیس پرائسنگ کیلئے نئی پالیسیاں بنانا، گھریلو پیداوار بڑھانے کیلئے نئے طریقے اپنانا، پیلپ یعنی ہائیڈروکاربن ایکسپلوریشن اور لائسنسنگ پالیسی بنانا، ڈی ایس ایف یعنی ڈسکورڈ اسمال فیڈ کی نیلامی کے لئے پالیسی کی تشکیل کرنا، کیمیاوی کھاد کے شعبے میں گیس پولنگ کرنا۔

بھائیو اور بہنو، سرکار ماحول کے تحفظ کے سلسلے میں بھی پوری طرح حساس ہے۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب سطح پر پٹرول میں ایٹھنول کی آمیزش بائیوڈیزل سے مربوط پروجیکٹ، ایل این جی ٹرمنلوں کے فروغ کے پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔

مستقبل میں ملک کی توانائی کی ضرورتوں کو محفوظ کرنے کیلئے تیل کی پیداوار کرنے والے بڑے ملکوں کے ساتھ رشتوں کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اسی کڑی میں بھارت - روس توانائی پُل کی تشکیل کی گئی ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کی طرف سے ملک میں ایسے کئی سمجھوتے کیے گئے ہیں جو مستقبل میں ہمارے مفادات کو ذہن میں رکھیں گے۔

حکومت کے کام کے انداز میں تبدیلی سے توانائی کا پورا شعبہ مضبوط ہو رہا ہے اور توانائی شعبے کے مضبوط ہونے سے ملک کو ایک نیا کام کرنے کا انداز ملے گا۔ ملک کے دور دراز والے علاقوں میں رہنے والوں کی زندگی میں جب روشنی پہنچے گی، گیس پہنچے گی، تو ان کے جینے کا طریقہ، کام کرنے کا طریقہ بھی بدل جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ اُجولاسکیم کی طرح ہی سوہاگیہ یوجنا بھی خاص طور پر خواتین کی طاقت کی زندگی میں محفوظ اور صحت کے نئی قسمت کا طلوع کرے گی۔ اس سے ہمارے سماج کا ایک بڑا عدم توازن بھی ختم ہوگا۔

غریبوں کی زندگی بدلنے کیلئے ان کی زندگی سے اندھیرے دور کرنے کیلئے، نیو انڈیا کے لئے، اٹھائے گئے اس قدم کیلئے میں ملک کو پھر بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جئے ہند

م ن-اس - ع ن-

26-09-2017

U-4779

(Release ID: 1504037) Visitor Counter : 2

